بچوں کی تربیت اور کردار سازی کی اہمیت

تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر عزیز الرحمن سیفی
نیشنل یونیورسٹی کمپیوٹر اینڈ انجینئر سائنسس (فاسٹ) کراچی

Abstract

Dr. Aziz-ur-Rehman Saifee
National University of Computer and Emerging Sciences (FAST) ,Karachi, Pakistan.

The religion of Islam gives much more importance to the upbringing and grooming of children because children of today will form a social system tomorrow. Any imperfection in upbringing and grooming of children will have adverse effect on the society in future. It is most essential that children must be brought upon the most perfect mode to have a better and positive society.Islam guides us very explicitly on the directives to be followed to have a better and positive society. The Holy Quran and the Traditions of the Holy Prophet give us numerous guidelines in regards to the upbringing and the grooming of the children. The life pattern of the Holy Prophet upholds many examples to indicate that he used to behave and treat children with kindness and

affection. He used to teach the children in his time politely how to behave well. The Arabic literature is also full of advice and moral events and incidents and lessons to be learnt by the children while their behavior building is going on. Islam intends to build up personality and character of a child in such a way that he/she becomes an integral of a society as its noble and civilized individual. This research thesis highlights this important social issue with the Islamic point of view.

دین اسلام میں بچوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت:

دین اسلام بچوں کی تعلیم وتربیت کے مسئلے کو نہایت اہمیت دیتا ہے اس لیے کہ یہی بچے آگے چل کر معاشرہ کو تشکیل دیتے ہیں اگر بچوں کی صحیح نہج پر تربیت نہ کی جائے تو اس کا اثر لازمی طور پر معاشرے پر پڑتا ہے ایک اچھا معاشرہ تشکیل دینے کے لیے بالکل درست خطوط پر بچوں کی تربیت از حد ضروری ہے اسلام اس ضمن میں واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے قرآن اور حدیث میں ہمیں بچوں کی تربیت سے متعلق بہت سے احکامات ملتے ہیں کہ بچوں کی تربیت کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی میں ہمیں ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ نہایت شفقت کے ساتھ پیش آئے تھے اور ان کو نرمی کے ساتھ ادب سکھاتے تھے عربی ادب کا دامن بھی بچوں کے لیے بہت سی نصیحتوں اور مفید باتوں سے بھرا ہوا ہے اسلام یہ چاہتا ہے کہ بچے کی تربیت اس طرح کی جائے کہ وہ معاشرہ کا ایک باوقار مہذب اور شریف فرد بن سکے اس تحقیقی مقالہ میں اسلامی نقطۂ نظر سے موجودہ دور کے اس اہم سماجی مسئلے پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ بچوں کی تربیت کس طرح ہونی چاہیے۔

بچے کی تربیت میں گردوپیش کے مشاہدات کی اہمیت:

بچوں کی تربیت قدرتی بھی ہوتی ہے گردوپیش کے حالات ومشاہدات سے بھی لکھ پڑھ کر بھی اور دوسروں سے سیکھ کر بھی مگر اس تربیت کے عمل میں سب سے اہم کردار بچے کے والدین کا ہوتا

ہے اگر بچوں کو بچپن ہی سے اچھے اخلاق اور ایمانداری کی تلقین کی جاءے تو اس کے اثرات بچے کی شخصیت پر بڑا ہونے تک موجود رہتے ہیں بچے کے رجحانات اور اس کی شخصیت میں مثبت تبدیلیوں کے لیے بچوں کی عمر کے ابتداءی حصہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے اس کے سوچنے کے انداز کی مثبت انداز میں تربیت کر کے اس کو اچھی عادتوں کی تربیت دینی چاہئے بچوں کی بچپن میں جس طرح پرورش کی جاتی ہے بچے ان چیزوں کے عادی بن جاتے ہیں پھر بڑا ہونے کے بعد ان عادتوں کو چھڑانا اور درست تربیت کی کوشش کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

قرآن پاک میں بچوں کی تربیت سے متعلق ہدایات

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں بچوں کی تربیت سے متعلق متعدد احکامات اور رہنمائیاں ملتی ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بچوں کو دنیاوی زندگی کی زینت قرار دیا ہے۔(۱) اللہ تعالیٰ انسان کو دی ہوئی اولاد کی نعمت کے بارے میں فرماتے ہیں ہم نے تمہاری مال اور اولاد سے مدد کی۔(۲) اللہ رب العزت کے ان ارشادات کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ واقعی بچے دنیاوی زندگی کی رونق ہے بچوں سے محبت انسان کی فطرت میں موجود ہے اور انسان کو اپنے بچوں پر فخر کا حق ہے کہ اس کے ذریعے انسان قوت کا حامل سمجھا جاتا ہے لیکن اگر بچے کی صحیح انداز میں تربیت نہ ہو تو یہی بچے بڑا ہو کر والدین کے لیے مسائل پیدا کرنے کا باعث بن جاتے ہیں قرآن شریف اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے آزمائش ہیں۔(۳)

اسلام ایک متوازن اور معتدل دین

اسلام ایک متوازن اور معتدل دین ہے ہر چیز میں اعتدال ہی کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ بچوں کی محبت فطری چیز ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر یہ محبت صحیح انداز میں نہ ہو تو یہی محبت بچے کے بڑے ہونے کے بعد والدین کے لیے آزمائش کا سبب بن جاتی ہے اگر والدین کی بچوں کے ساتھ محبت منفی انداز اختیار کرے اور بچوں کی تمام خواہشات کو بلا روک ٹوک پورا جانے لگے تو بچوں کی تربیت میں انتہائی لچک آجاتی ہے نتیجتاً والدین کو عاجز ہو کر ان کے وہ مطالبات بھی تسلیم کرنے پڑتے ہیں جو کہ والدین کے لیے پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں یہی مفہوم ہے اس بات کا کہ بچے انسان کے لیے آزمائش ہیں اس لیے ایسی محبت سے احتیاط ضروری ہے جو کہ بچوں میں نامناسب رجحانات کو جنم دینے کا سبب بنے۔

ابتدائی عمر ہی سے بچوں کی تربیت کے حوالے سے قرآن میں یہ حکم ہے کہ جب بچے بالغ

ہو جائیں تو ان کو والدین کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا چاہئے ۔ (۴) نا سمجھ بچہ تو اس حکم کے ذیل میں آتا بالغ سے مراد وہ سمجھ دار بچہ ہے جو والدین کے پوشیدہ امور کو سمجھ سکتا ہے اس کے لیے حکم ہے کہ اسے سمجھ دار ہوتے ساتھ ہی اس بات کی تربیت دو کہ تمہارے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لے لیا کرے اس طرح بچے کے اندر اوائل عمری ہی سے اجازت طلب کرنے کے آداب نشوونما پانے لگتے ہیں، معاشرتی زندگی میں اس حکم کے تحت بچوں کو تربیت دی جائے کہ وہ کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہ ہوں نہ کسی کی کھڑکی سے اندر جھانکیں تا کہ کسی بھی انسان کی پرائیویسی متاثر نہ ہوں۔

حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو کی جانے والی نصیحت

قرآن پاک سورۃ لقمان میں حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو کی جانے والی نصیحت کو بیان کرتا ہے حضرت لقمان نے فرمایا:" بیٹا اچھے کاموں کی لوگوں کو تلقین کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور جو مصیبت پیش آئے اس پر صبر کر یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر، نہ زمین میں اکڑ کر چل، اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ (۵)

یہ حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو حکمت بھری باتیں ہیں جو کہ بچے کی تربیت کے معاملے میں بنیاد اور رہنما اصول کا درجہ رکھتی ہیں یہ ایک اصلاحی قانون ہے جس کی روشنی میں بچے کے افعال و اقوال بہترین ہو سکتے ہیں اور بچہ معاشرہ کا ایک قابل فخر بچہ بن سکتا ہے۔ یقیناً ایک بچے کو مصیبتوں پر صبر کی تاکید اور حکمت عملی کے ساتھ اس سے نکلنے کے طریقے کی تربیت دینا بہت ضروری ہے مصیبت کے وقت بہت زیادہ گھبرانا یا حوصلہ ہار دینا مناسب نہیں بلکہ اس مصیبت سے نکلنے کی حکمت عملی اختیار کرنا اصل تربیت ہے لوگوں سے نامناسب طرز گفتگو اختیار کرنا یا بات بات پر اپنی بڑائی کا اظہار کسی بھی معاشرہ میں اچھا نہیں سمجھا جاتا بچوں کو ان بری عادتوں سے بچنے کی تربیت دینا از حد ضروری ہے اسی طرح خود پسندی میں مبتلا انسان بھی عمومی طور پر اپنی خامیوں پر مطلع نہیں ہو پاتا اس لیے احساس خود پسندی میں بچے کا مبتلا ہونا بھی بچے کے لیے نہایت نقصان دہ ہے حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت کو ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کا مقصد بچے کی تربیت میں بنیادی کردار ادا کرنے والے ان ہی رہنما اصولوں کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

بچوں کی تربیت میں اس کے دوستوں کا اثر

اس بات میں تو شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ بچہ معاشرہ میں ایک با اخلاق اور با کردار فرد

بننے کے لیے اپنے فطری حواس کی اصلاح کا ضرورت مند ہوتا ہے انسان معاشرہ کا حصہ ہونے کے اعتبار سے اپنے جیسے انسانوں سے میل جول اور روابط کا بھی محتاج ہوتا ہے بچوں کے اپنے دوست بھی ہوتے ہیں اس بات کا خیال رکھنا کہ بچوں کو میل جول کس طرح کے بچوں سے ہے بہت ضروری ہے اس لیے کہ اگر بچے کے دوست برے ہوگے تو بچے کے اخلاق پر بھی اثر پڑے گا اگر بچے کے دوست اچھے اخلاق کے حامل ہوں گے تو اس کا بچوں کے اخلاق پر اچھا اثر پڑے گا۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا تربیت کرنے کا خوبصورت انداز

پیغمبر اسلام ﷺ کا تربیت کرنے کا انداز نہایت خوبصورت تھا آپ کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ اصلاح بھی ہو جائے ارد کسی کو تکلیف بھی نہ پہنچے (۶) تربیت کے دوران آپ ﷺ کوئی ایسا لفظ زبان سے نہ کہتے جو مخاطب کو شرمندہ کرے یا مخاطب اس سے کوئی غلط تاثر لے (۷) بچوں کی صفائی اور پاکیزگی کے آداب کی تربیت کرنا بھی ضروری ہے نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو تنبیہ کی جو لوگ گندے دانتوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا پیلے دانتوں کے ساتھ میرے پاس آئے ہو۔(۸) دانتوں کی صفائی سے متعلق یہ تنبیہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صفائی اور نظافت کے معاملے میں بھی بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

بچوں کے ساتھ نہایت شفقت

بچوں کے ساتھ بے جا سخت رویہ بچوں کے اندر خود اعتمادی ختم کرنے کا سبب بنتا ہے نبی کریم ﷺ بچوں کے ساتھ نہایت شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے ان کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کرتے اور ان کی خوشی کا بھی مکمل خیال رکھتے تھے اسلامی نقطۂ نظر سے بڑوں پر بھی لازم ہے کہ بچوں کہ جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں بچوں کی دنیا کو سمجھیں بچوں کے ساتھ محبت و الفت کا تعلق قائم رکھتے ہوءے ان کی تربیت کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اپنے نواسہ حسن کو بوسہ دیا اس وقت وہاں حضرت اقرع بن حابس ؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی کو نہیں چوما نبی کریم ﷺ نے انہیں جواب دیا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔(۹) یعنی اپنی اولاد کے ساتھ رحم و محبت کا معاملہ کرو اس لیے کے دو دوسروں ساتھ رحم و محبت کا معاملہ نہیں کرتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

شریعت اسلامی میں بچوں کو تفریح کے مواقع فراہم کرنا

نبی کریم ﷺ نے ان کھیلوں کو جو عہد نبوی ﷺ میں کھیلے جاتے تھے برقرار رکھا

قرآن پاک میں جہاں یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کا قصہ مذکور ہے وہاں قرآن حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے الفاظ جو انہوں نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہے تھے ذکر کرتا ہے آپ ان کو (یوسف علیہ السلام) کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیں تا کہ ہم کھائیں پیئیں اور کھیلیں کودیں۔(۱۰) نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے دوڑ کا مقابلہ بھی کیا ایک مرتبہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کیا چنانچہ ایک مرتبہ دوڑ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جیت گئی پھر ایک دفعہ دوڑ میں نبی کریم ﷺ جیت گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس جیت کا بدلہ ہے۔(۱۱)

کھیل کے جسمانی، نفسیاتی اور اخلاقی فوائد انسان پر مرتب ہوتے ہیں شریعت اسلامی اس کا پورا خیال رکھتے ہوئے بچوں کو تفریح کے مواقع فراہم کرنے کی بھی ترغیب دیتی ہے امام غزالی رحمہ اللہ جو کہ اسلامی فلاسفہ میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں فرماتے ہیں کہ بچوں کو ورزش کی عادت ڈالی جائے تا کہ ان پر سستی کا غلبہ نہ ہو بچوں کے سبق پڑھنے کے بعد ان کے لیے تفریح کا بھی بندوبست کیا جائے۔

بچوں کو حسن ادب سکھانا

بچے کو معاشرے میں میل جول کے آداب اور عمدہ اخلاق کی تربیت بھی دی جائے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی بھی بیٹے کو اپنے والد سے حسن ادب سے بہتر کوئی چیز وراثت میں نہیں ملی۔(۱۲)

بچوں کے ساتھ تعلیم وتربیت میں نرمی اختیار کرنا

بچوں کے ساتھ تعلیم و تربیت میں نرمی اختیار کرنا ضروری ہے آپ ﷺ نے بچوں کے ساتھ کبھی سخت لہجہ استعمال نہیں کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم ﷺ کے خادم تھے فرماتے ہیں میں بچہ تھا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا حضور ﷺ نے مجھے کبھی بھی نہیں ڈانٹا اور نہ میرے ساتھ غصہ میں بات کی (۱۳) نرمی اور شفقت کے ساتھ بچوں کی جس طرح تربیت کی جاسکتی ہے عموماً سختی اس طرح فائدہ مند نہیں ہوتی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ نرمی کا معاملہ کرتا ہے اور تمام معاملات میں نرمی پسند فرماتا ہے۔(۱۴)

ابو الحسن علی محمد القابسی عرب عالم دین ہیں فرماتے ہیں کہ کم عمری میں سمجھ کی کمی کی بناء پر بچے اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ ان کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کا معاملہ کیا جائے جب بھی بچہ کوئی

غلطی کرے تو اس کی اصلاح کے لیے سب سے پہلا راستہ سمجھانے اور تنبیہ کرنے کا ہے بچوں کے معاملے میں جسمانی سزا سے اجتناب اور زبانی سخت کلامی سے گریز بچوں کے اندر اچھے جذبات ابھارنے کا باعث بنتا ہے، تربیت کرنے والوں کا ہمیشہ بچوں کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنا بچوں کے اندر بدمزاجی کی عادت پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے اور کبھی کبھار یہ طرز عمل بچوں کو تربیت دینے والوں کے سامنے دلیر بنا دیتا ہے لہٰذا بچوں کو مار کٹائی کے ذریعے ادب سکھانے سے اجتناب کیا جائے نبی کریم ﷺ بچوں سے بہت شفقت کا معاملہ فرماتے تھے اور اگر پاس پڑوس میں کوئی بچہ بیمار ہوجاتا تو اس کی عیادت کے لیے بھی جایا کرتے تھے پیغمبر اسلام ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ حکم دیا تھا کہ خبردار کبھی بھی دوران جنگ کسی بچے کو نہیں مارنا اس لیے کہ بچے بے گناہ ہیں۔ (۱۵)

بچے کی تربیت میں ماں کا بنیادی کردار

بچے کی تربیت میں ماں بنیادی کردار کی حامل ہوتی ہے اور بچے کا زیادہ وقت بھی ماں ہی کے ساتھ گزرتا ہے ماں کو اس بات کو ضرور مدنظر رکھنا چاہئے کہ آج کی بچی کل کی عورت اور آج کا بچہ کل کا مرد ہے اور ان دونوں سے مل کر ہی معاشرہ تشکیل پاتا ہے بچے میں اچھی یا بری عادات کے فروغ میں بھی ماں کا کردار اہم ہوتا ہے اگر بچہ غلطی کرے تو اس کی تنبیہ ضروری ہے لیکن اگر ماں کی طرف سے بچے کی غلطی پر بھی اس کی بے جا طرف داری ہوگی تو یہ چیز بچے کو بدتمیزی کی طرف لے جائے گی۔

بچہ اپنے والدین کے پاس اللہ کی عطا کردہ ایک امانت

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بچہ اپنے والدین کے پاس اللہ کی عطا کردہ ایک امانت ہے اس کا دل پاک و صاف ہے اس پر جس چیز کو والدین نقش کرنا چاہیں نقش کر سکتے ہیں اگر اسے اچھی عادات سکھا کر تعلیم سے مزین کر دیا گیا تو یہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگا اور اگر بری عادتوں کے سبب یہ بگڑ گیا تو تباہ ہوجائے گا اور اس تباہی میں اس کے والدین بھی شریک ہونگے عربی ادب کا مشہور مقولہ ہے جو شخص اپنے بچوں کو ادب اور تعلیم دے کر ممتاز بناتا ہے وہ اپنے دشمن کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے حضرت عمر بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے جو کہ مشہور محدث ہیں جب اپنے بیٹے کو تعلیم دینے کے لیے ایک استاد کا انتخاب کیا تو اس سے کہا میرے بیٹے کی تربیت کرنے سے پہلے آپ اپنی مکمل اصلاح کر لیں اس لیے کہ میرے بیٹے کی نظریں آپ ہی پر مرکوز رہیں گی اس کے نزدیک جو آپ کریں گے وہی اچھا ہوگا اور جس چیز سے آپ روکیں گے وہی برا ہوگا۔ (۱۶)

یتیم بچوں کی تربیت

عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ یتیم بچوں کی تربیت میں ان کے سرپرست رشتہ دار کوتاہی برتتے ہیں اور ان کی تربیت اس طرح نہیں ہو پاتی جس طرح ان بچوں کی ہوتی ہے جن کے والدین زندہ ہوتے ہیں شریعت اسلامی ان بچوں کو بھی تربیت کے حسن سے محروم نہیں رکھنا چاہتی پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد ہے میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوگے جس طرح یہ دو انگلیاں (۱۷) یعنی یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں نبی کریم ﷺ کے اتنا قریب ہوگا جتنی ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں یہ خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جو یتیم کی صحیح طرح سرپرستی کرے اس کی کفالت کرے اور اسے تربیت دے ایک آدمی نے پیغمبر اسلام ﷺ سے شکایت کی کہ میرا دل سخت ہے (مزاج میں سختی ہے) نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا۔(۱۸)

یعنی یہ وہ صفات ہیں جن کے ذریعے اللہ انسان کے دل میں نرمی ڈالتا ہے مقصد اس بات سے اس شخص کو ترغیب دے کر یتیم کی کفالت کی طرف متوجہ کرنا ہے اگر بچوں کی محسن انداز میں تربیت کی جائے تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس دنیا کا آنے والا کل بہت اچھا ثابت ہوسکتا ہے اور ایک بہترین اور مثال عالمی معاشرہ کو تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

حاصل بحث

بچے کی بچپن کی زندگی کی تربیت آخری عمر تک اس کے لیے رہنمائی کا کام کرتی ہے اس لیے والدین کو بہت ذمہ داری کے ساتھ بچے کی تربیت کے تمام مراحل کا خیال رکھنا چاہئے بچے کے بچپن کے زمانہ ہی میں بچے کی عقل نشوونما پاتی ہے احساسات جنم لیتے ہیں انسان کی طبیعت کے جھکاؤ کی حدود کا تعین ہوتا ہے اور اسی وقت بچے کی شخصیت بنتی یا بگڑتی ہے اس عمر میں اپنائی گئی عادات آخر عمر تک انسان کے ساتھ رہتی ہیں اسی لیے اسلام نے بچے کی تربیت پر اتنا زور دیا ہے اور والدی کی رہنمائی کے لیے مختلف احکام دیئے ہیں ان احکامات کی روشنی میں بچے کی تربیت کرکے اچھی عادات اور بہترین اخلاق کے حامل انسان کو تشکیل دیا جاسکتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کی تربیت کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے تاکہ معاشرے میں انحطاط پذیر سماجی اقدار کو دوبارہ فروغ دیا جاسکے اور ایک پرامن معاشرہ کو تشکیل دیا جاسکے جہاں ہر آدمی دوسرے کا احترام کرتا ہو کوئی کسی کے ساتھ نہ جھوٹ بولتا ہو نہ دھوکہ دیتا ہو دوسروں کے دکھ درد کا احساس رکھتا ہو یہ تمام امور اسی وقت ممکن ہیں جب

بچپن ہی سے بچوں کی تربیت میں اُن امور کا خیال رکھا جائے۔

حوالہ جات وحواشی

١ القرآن، سورۃ الکہف، ١٨: ٤٦
٢ القرآن سورۃ بنی اسرائیل، ١٧: ٦
٣ القرآن سورۃ تغابن، ٦٤: ١٥
٤ القرآن سورۃ النور، ٢٤: ٥٩
٥ القرآن سورۃ لقمان، ٣١: ١٧، ١٨
٦ رسول خدا کے طریقہ تعلیم کی خصوصیات، مئی ٢٠٠٣ء، ص ١٨٤، اکرام اللہ جان، السیرۃ، کراچی
٧ رسول ﷺ کا طریقہ تربیت، ٢٠٠٧، ص ١٣، سراج الدین ندوی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور
٨ اولاد کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں، ٢٠٠٥، ص ٢١٢، احمد خلیل جمعۃ، بیت العلوم، لاہور
٩ درر الفرائد، عاشق الٰہی، ٢٠٠٩ء، ص ١٥٤، الرحیم اکیڈمی، کراچی
١٠ القرآن سورۃ یوسف، ١٢: ١٢
١١ اسلام میں حلال وحرام، ٢٠٠٤، ص ٤٠٤، یوسف قرضاوی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور
١٢ اولاد کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں، ٢٠٠٥، ص ٣٠٧، احمد خلیل جمعہ، بیت العلوم، لاہور
١٣ سنن ابو داؤد، ٢٠٠٠، ج ٢ ص ٨٠٢، سلیمان بن اشعث، دار احیاء التراث العربی، دمشق، شام
١٤ ایضاً، ج ٢ ص ٨٠٧
١٥ رسول رحمت اور غیر مسلم، ٢٠٠٧، ص ٢٧٠، شفیق الرحمان شاہین، المکتبہ السلفیہ، لاہور
١٦ اولاد کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں، ٢٠٠٥، ص ٢١٤، احمد خلیل جمعہ، بیت العلوم، لاہور
١٧ صحیح بخاری، ١٩٨١، ج ٥ ص ٢٠٣٢، محمد بن اسماعیل بخاری، دار القلم، دمشق، شام
١٨ خلق المسلم، ١٩٩٧، ص ٢٢٣، امام غزالی رحمہ اللہ، دار القلم، دمشق، شام

کتابیات:

1. اسلام میں حلال وحرام، ۲۰۰۴، یوسف قرضاوی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور
2. القرآن
3. اولاد کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں، ۲۰۰۵، احمد خلیل جمعہ، بیت العلوم، لاہور
4. خلق المسلم، ۱۹۹۷، امام غزالی رحمہ اللہ، دار القلم، دمشق، شام
5. درر الفرائد، عاشق الٰہی، ۲۰۰۹ء، الرحیم اکیڈمی، کراچی
6. رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تربیت، ۲۰۰۷، سراج الدین ندوی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور
7. رسول خدا کے طریقہ تعلیم کی خصوصیات، مئی ۲۰۰۳ء، اکرام اللہ جان، السیرۃ، کراچی
8. رسول رحمت اور غیر مسلم، ۲۰۰۷، شفیق الرحمان شاہین، المکتبہ السلفیہ، لاہور
9. سنن ابوداؤد، ۲۰۰۰، سلیمان بن اشعث، دار احیاء التراث العربی، دمشق، شام
10. صحیح بخاری، ۱۹۸۱، محمد بن اسماعیل بخاری، دار القلم، دمشق، شام

جامعہ نصرۃ العلوم کی خدمات

عید گاہ روڈ گلگت بلتستان، فون نمبر: 925811453279- 0300-3955122

گلگت بلتستان ایک پسماندہ علاقہ ہے جہاں قاضی نثار صاحب اور ان کی ٹیم گلگت کے قدیم ترین مذہبی وتحقیقی ادارہ کو نامساعد حالات میں ثابت قدمی سے چلا رہی ہے۔

- اس ادارہ میں ایک دار الفتاء قائم ہے، جس کے ذریعہ عوام کی شرعی مسائل میں رہنمائی کی جاتی ہے۔
- اس ادارہ کی جانب سے سہ ماہی مجلہ نصرۃ الاسلام اردو زبان میں پابندی سے شائع ہو رہا ہے، یہ علمی، تحقیقی و اصلاحی مضامین کے ساتھ مذہبی رواداری کو فروغ دے رہا ہے۔ پروفیسر امیر جان حقانی اس مجلہ کے ایڈیٹر ہیں۔
- اس ادارہ میں طلباء کو میٹرک تک تعلیم کے ساتھ درس نظامی کی مکمل اور مفت تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔
- طالبات بھی مکمل اور مفت دینی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔
- یہ ادارہ فلاحی وخیراتی خدمات بھی انجام دے رہا ہے۔

ہماری دعاء ہے اللہ تعالی اس ادارہ کو دن دونی ترقی عطا فرمائے اور معاونین وخدمات گاروں کی کوششوں کو قبول فرمائے (آمین) چیف ایڈیٹر